OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

محمد ﷺ یامائتری (Maitreya) گوتم بدھ کی پیشین گوئیاں: تحقیقی مطالعہ

Muhammad (PBUH) "Maitreya" In The light Of the Foretelling's of Gautama Buddha

عائشہ مشتاق
پی ایچ ڈی سکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور
ڈاکٹر محمد عبداللہ
پروفیسر شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور

Abstract

Allah Almighty has sent Prophets in every age for the guidance of human beings. There is no region of the world in which no warner has come. Gautama Buddha (483-563 B.C.) was the world's spiritual leader, although his teachings were largely based on moral values. In his writings, there are various sayings which are about Prophet Muhammad (PBUH). Some names are aseribed to Prophet Muhammad (Peace and Blessing of Allah be upon him). The most important name is Maitreya, which means a person of honor and respect, who will come in later times.

1. When the religion will abolish, then Maitreya Buddha will appear.
2. Buddha Maitreya's birth conditions.
3. Heredity and family traits.
4. Different names of Buddha Maitreya.

- Owner of great people.
- Great winner.
- Bright shiny.
- Da'i Maitreya.
- Shaaf (Healing) with cleanliness / purity.
- Eraser.
- Revolutionary reformer.
- Emigrant.

In this research article, the authors have tried to trace many attributes of the Prophet Muhammad (PBUH) from the primary literature of Buddhism. This article will have many new aspects; new angles will emerge for other researchers.

Keywords: Maitreya ,Gautama Buddha, Tripataka, Hanayan, Mahayana.

جب سے زمین بنی ہے اور انسان کو اس دھرتی میں اتارا گیا ہے رب کائنات نے اس کی ہدایت کے لیے ایک سلسلہ چلایا ہے کہ جنت سے نکالا گیا انسان دوبارہ خوشیوں سے معمور اپنے ابدی مسکن میں پہنچ جائے جہاں وہ اپنے

جوڑے کیساتھ مسرت اور راحتوں بھری زندگی میں رہے اور اس حال میں کہ اس کا رب اس سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو۔اس جنت اور رضائے رب کے حصول کے لیے اللہ نے اپنے بندوں آدم اور حوا کے گناہ بخش دینے کے بعد ان کی نسلوں کو اس جنت کا پتہ دینے کے لیے پیغمبروں کو بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا جو آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر آخری پیغمبر محمد ﷺ پر آکر منتہی ہوا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور انھوں نے ہمیں قرآن حکیم دیا جو قیامت تک مشعل راہ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ولکل قومٍ ھاد﴾[1]

اور ہر ایک قوم کے لیے رہنما ہوا کرتا ہے۔

اس آیت کے پیشِ نظر دنیا میں کوئی قوم بھی ایسی نہیں گزری کہ انھیں کوئی راستہ دکھانے والا پیغمبر نہ ملا ہو۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر انسانی ہدایت و رہنمائی کے مشن (Mission) پر تھے۔

ہر پیغمبر نے جہاں توحید کا فلسفہ پیش کیا اور ایک خدا کی پرستش کی دعوت دی۔ وہاں آقائے دو جہاں سرورِ کائنات سرکار دو عالم ﷺ کا بطور آخری نبی تعارف بھی کرایا نیز یہ بھی بتایا کہ ان کا دین آفاقی ہوگا۔ ان کی ہدایت مکمل کامل اور اکمل ہوگی۔ اپنی اقوام سے ان کی نصرت کے وعدے بھی لیے اور اپنے اپنے پیروکاروں کے دلوں میں اس آخری نبی سے ملنے کی آس بھی جگادی۔

اس طرح ہر نبی نے یہ تعارف پیش کیا۔ اپنشد میں انھیں کلکی اوتار کہا گیا۔ بائبل میں فارقلیط (Paraclytos) اور مونس (Comforter) کے نام سے موسوم ہوئے تو اسی طرح ایک تعارف گوتم بدھ (ق م ۵۶۳۔۴۸۳) نے بھی کرایا اور مائتری (Maitreya) یا آریا متیہ (Ariya Metteya) کے نام سے اپنی قوم پر پیش کیا۔مائتری لفظ متر سے نکلا ہے جس کا مطلب دوست یا خیر خواہ بھی ہے اور محبت بھی[2] اور میتیہ یا مت رحمت کو یا دوستانہ مہربانی کو کہتے ہیں۔[3]

آریا عزت و تکریم کے لیے ہے اور انگریزی میں اس سے مراد Noble Mercy ہے۔آریہ سے مراد ایسی شخصیت بھی ہے جو حسب و نسب اور پیدائش کے لحاظ سے نہایت عزت و تکریم والی ہو۔[4]

لفظ محمد کو اگر ماھومت (Mahomet) پڑھا جائے جیسا کہ بہت سے بدھاسٹ (Buddhist) اس لفظ محمد کی ادائیگی اس تلفظ کے ساتھ کرتے ہیں تو اس کا مطلب بن جاتا ہے "عظیم رحمت"

پھر قرآن حکیم میں ارشادِ ربانی ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾[5]

کو دیکھا جائے تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول پاک ﷺ ہی دو جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔

بدھ مت کے جتنے بھی فرقے ہیں ان سب میں آخری بدھ مائتری کا بڑی تکریم کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔Lotus یا کنول سوترا اور امیتابھ سوتر تو خاص طور سے مائتری کی تعریف بیان کرتے ہیں۔

آئندہ کی جانے والی بحث سے ہی یہ بات واضح ہو جائے گی اور اس کو گوتم بدھ کے ارشادات اور بدھ مت کے علمی ادب کی روشنی میں ثابت کیا جائے گا کہ گوتم بدھ نے جس ماتری کا ذکر اپنی پیشین گوئیوں اور بیانات میں کیا ہے اس کا مصداق نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سوا کوئی اور نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جن اوصاف کو بیان فرماتے ہیں ان کے حامل وہی ہیں اور ذکر کردہ تمام خوبیاں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس میں بدرجہ اُتم موجود ہیں۔

پہلے ہم ماتری (Maitreya) جو ماڈرن یا جدید بدھ مت کا پیش کردہ ایک خاکہ ہے اور جس پر ان کی سوچ یا ایمان کی بنیاد ہے اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ماتری کا معنی

بُدھ مت میں ماتری سنسکرت زبان کا ایک لفظ ہے۔[۶] جس کو پالی زبان میں میتیہ (Metteya) بھی کہتے ہیں جو کہ مستقبل میں گوتم بدھ کے بعد آنے والا ایک بُدھ ہے۔ امیتابھ سوتر (Amithibah Sutra) اور لوٹس (Lotus) یعنی کنول سوتر میں ماتری کو اجیتا (Ajitha) یعنی فاتح کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔[7]

بدھ مت کے فرقوں مہایانہ (Mahayana)، تیراوادہ (Theravada) اور وجیرانہ (Vajirana) میں ماتری کو مقدس مانا جاتا ہے اور جو صفت ماتری کے ساتھ منسوب کی جاتی ہے وہ عظیم رحمت یا عظیم مہربانی ہے جس کو انگریزی میں "Great Benevolence" بھی کہتے ہیں اور اس بدھ کے دنیا میں آنے کا وقت گوتم بدھ کے بعد کا ہے۔

بدھوں کے رواج کے مطابق ماتری ایک بدھ ستوا ہو گا۔ بدھ ستوا (Bodhisattva) وہ ہوتا ہے جس میں بدھ بننے کی صلاحیت ہو مگر نروان کے حصول سے قبل اس کو بدھ نہیں بلکہ بدھ ستوا (Bodhisattva) کہا جاتا ہے۔

Bodhisattva is a (Sanskrit) word. In Pali a Bodhisatta or Bodhisattva is an individual whose goal is seeking Bodhi, awakening or Enlightenment. So, in Buddhism a Bodhisattva is an individual who is on the path of becoming a Buddha.[8]

مندرجہ بالا تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظِ بدھ ستوا (Bodhisattva) نبی ﷺ کی بعثت نبوت سے قبل کا زمانہ ہے۔ بدھ ادب کے مطابق ماتری زمین میں مستقبل میں ظہور کرے گا اور مکمل دین یا نورانیت حاصل کرے گا۔

Maitreya will achieve complete enlightenment during his life and following his reawakening; he will bring back the timeless teaching of Dhamma to this plane and rediscover enlightenment.[9]

یاد رہے کہ "Complete Enlightenment" کا تصور بدھ مت میں ماتری سے پہلے کسی بھی

بدھ کے لیے استعمال نہیں ہوا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ﴿ الیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینُکُم وَاَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی وَرَضِیتُ لَکُمُ الاِسلَامَ دِینًا﴾اس تصور کو مزید واضح کر دیتا ہے۔"مزید برآں یہ کہ ماتری خالص دین کا پرچار کرے گا۔[11]

اس پیشین گوئی کو اگر ابراھیمی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ماتری جس دین کی تبلیغ کریں گے اس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو گی اور آپ ﷺ کی بعثت سے دین ابراھیمی میں زمانے کی گردشوں کے ہاتھوں جو ملاوٹیں ہوئیں یقیناً ان تمام کثافتوں سے آپ نے دین کو پاک کر دیا تھا۔ ماتری کے ظہور کے وقت کے بیان میں یہ بھی بدھ متوں کے علمی ادب میں مذکور ہے کہ دھرم کو دھرتی پر بھلایا جا چکا ہو گا اور بدھ کا دھرم بُری طرح مسخ ہو چکا ہو گا۔[۱۲]

پالی زبان میں میتیہ (Metteya) کا ذکر دیگا نکایا (Digha Nikaya)۲۶ جو پالی قانون کی کتاب ہے اس کے کاکاواتی سیاھادا سوتر (Cakkavatti Sihanada Sutra) میں ملتا ہے جب کہ بدھ ومسا (Buddhavamsa) اٹھائیسویں باب میں بھی یہ تذکرہ موجود ہے۔ بہت سے محققین اس بات کے معترف ہیں کہ بدھ مت میں موجود بہت سے اقوال مسخ شدہ ہیں۔ مثال کے طور پر Richard Gombrich بھی اس نتیجے پہنچا ہے کہ بدھ مذہب اب تحریف شدہ ہے۔[۱۳]

گوتم بدھ کی اہم پیشین گوئیاں

گوتم بدھ کے مقدس ادب کے مطالعے سے درج ذیل پیشین گوئیاں سامنے آتی ہیں۔

1۔ دین مسخ ہو جائے گا

Bhuddha says that Dhamma will be forgotten after 5000 years from when Gauthama preached. It will be the time when greed lust, violence murder, impiety, ill will, sexual depravity, poverty and societal collapse will prevail so much so that even the Buddha himself will be forgotten and it will be the time when Buddha Maitreya will appear to guide people in all truth.[14]

بقول گوتم بدھ، جب گوتم اپنے دھرم کی تبلیغ کر چکیں گے تو اس کے پانچ ہزار برس بعد دھرم بھلا دیا جائے گا۔ یہ وہ وقت ہو گا جب لالچ، شہوت، قتل زنی، حرب، فجور، غربت، بے راہ روی، معاشرتی انتشار اور پستی اپنے عروج پر ہوں گے۔ یہاں تک بدھ کو بھی بھلا دیا جائے گا اور پھر لوگوں کی رہنمائی کے لیے ماتری بدھ کا ظہور ہو گا۔

اب پانچ سو کا ہی ہندسہ کس طرح تحریف سے بچ گیا کیونکہ بدھ مت کے علمی ادب میں پریوں کی داستانوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ بہت تحریف ہوئی ہے اور واقعی بدھ کا دین مسخ شدہ ہے۔ بدھ نے صرف اپنے مذہب کے مسخ ہونے کی بات نہیں کی بلکہ یہ بھی کہا کہ قیامت کے قریب ماتری کا دین بھی اٹھا لیا جائے گا۔ فراست اٹھالی جائے گی۔ ہر طرف

یعنی سنتوں اور ثمراتِ اعمال صالح کو ترک کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ مصحف اٹھا لیے جائینگے اور سنگھا (Sangha) یعنی خانقاہی نظام یا شوریٰ بھی اٹھالی جائے گی۔

اناگاتا ومسا (Anagatavamsa) میں درج ہے کہ آریہ میتیہ کی اپنی تعلیمات بھی پانچ مراحل میں غائب ہو جائیں گی۔[15] اسلامی تعلیمات کے مطابق قیامت سے قبل قرآن آسمانوں میں اٹھالیا جائے گا اور دین اسلامی کے شعائر کی تعظیم ترک کی جائے گا اور سنتوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا جائے گا۔[۱۶]

2۔ مائتری کے ضمن میں گوتم کا واضح قول

گوتم کی وفات کا جب وقت قریب آیا تو خادمِ خاص انندہ (Ananda) نے پوچھا "مہاراج جب آپ وفات پا جائیں گے تو ہمیں ہدایت کون دے گا؟" تو بدھ نے جواب دیا:

I am not the first Buddha who has come upon the Earth, nor will I be the last. In due time another Buddha will arise in the world, a Holy one, a supremely enlightened one, endowed with wisdom in conduct, auspicious, knowing the universe, an incomparable leader of men, a master of angels and mortals. He will reveal to you, the same eternal truths, which I have taught you. He will preach to you his religion, glorious in origin, glorious at the climax and glorious at the goal, in spirit and in letter. He will proclaim a religious life, wholly perfect and pure. Such as I now proclaim. 'His disciples will number many thousands, while mine number many hundreds.[17]

"میں پہلا بدھ نہیں اور نہ ہی آخری بدھ ہوں جو زمین پر آیا ہے۔ اپنے وقت پر ایک اور بدھ دنیا میں آئے گا۔ مقدس ترین، کمال بصیرت کا حامل، صاحب فراست، چال چلن میں راست بازی سے مالا مال، مبارک، کائنات کا جاننے والا، لاثانی، امام الناس، فرشتوں اور فانی انسانوں کا آقا وہ تمھیں وہی سچ پڑھائے گا جس کی میں نے تمھیں تعلیم دی ہے۔ وہ اپنا قانون نافذ کرے گا۔ وہ اپنے دین کی طرف تمھیں بلائے گا جو جلیل اور درخشاں ہوگا اپنے اصل یا مبدا میں اور عظیم الشان ہوگا اپنے اوج عروج پر خود اپنی روح میں اور (روحانیت) کے اعتبار سے اور علمی اعتبار سے بھی۔ وہ ایک مذہبی یا پاک زندگی گزاریں گے۔ پوری طرح سے نیکی میں کامل اور خالص جیسا کہ میں اب گزار رہا ہوں" اگر میرے پیروکار سینکڑوں میں ہیں تو اس کے ہزاروں ہوں گے۔

آنند نے پوچھا، "تو ہم ان کو کس طرح جانیں گے؟"

گوتم بدھ نے کہا، "وہ میتیہ (Metteya) یعنی رحمت کے نام سے جانا جائے گا۔"

He will be known as Maitreya (Mercy, Kindness)[18]

علاوہ ازیں مائتری بدھ کے بارے میں گوتم بدھ نے یہ بھی کہا کہ:

Buddha says, "At that period! Brethren, there will arise in the

world an exalted one named Maitreya, fully awakened, abounding in wisdom and goodness, happy with the knowledge of the worlds. Unsurpassed, as a guide to mortals willing to be led, a teacher for gods and men, an exalted one, a Buddha, even as I am now. He, by himself, will thoroughly know and see, as it were face to face, this universe with its worlds of spirit, its Brahmas and its Maras, and its worlds of spirit and its world of recluses and Brahmins of princes and people as I now by myself, thoroughly know and see them.[19]

"اس وقت بھائیو دنیا میں ایک معزز اور عالی مرتبت بدھ اجاگر ہوگا جو رحمت ہوگا۔ مکمل طور سے بیدار حکمتوں، فراستوں، نیکی اور اعمال صالح سے معمور دنیاؤں کے علم سے دلشاد۔ بلا سبقت رہنما جس کے جھنڈے تلے آنے کے لیے انسان بے قرار ہوں گے۔ فرشتوں اور آدمیوں کے معلم، کمال عزت و تکریم والے ایک بدھ۔ جیسا کہ میں اب بدھ ہوں۔ بذات خود مکمل طور سے دیکھیں گے اور جانیں گے کائنات کو جیسا کہ روبرو کر دی جائے ان کے لیے کائنات اپنی روحانی دنیاؤں کے ساتھ کہ وہ دیکھ لیں وہ اس کے فرشتوں کو اور اس کے شیاطین کو اور دنیا کے خلوت نشینوں اور زاہدوں کو اور برہمی شہزادوں کو (ایمان والوں کو) اور لوگوں کو جس طرح کہ آج میں پوری طرح سے انھیں جانتا اور دیکھتا ہوں۔

ان پیشین گوئیوں یا ان کی تفاصیل میں جانے سے پیشتر سب سے پہلے ماتری بدھ کی ولادت سے متعلق گوتم بدھ کی پیشین گوئی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

3۔ بدھ ماتری کی ولادت سے متعلق گوتم کا قول

آنے والے بدھ ماتری کی ولادت سے متعلق گوتم کا قول ہے کہ بدھ ستوا کو پہلے فرشتے وصول کریں اور بعد میں انسان۔ چار بڑے دیوا یا عظیم فرشتے اس کو اس کی ماں کے حوالے کرتے وقت منادی کریں گے "اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیئے۔ خاتون کے بہت عظیم بیٹے کو آپ نے جنم دیا ہے" اور بغیر کسی نجاست کے آپ کی ولادت ہوگی۔ آپ کو جنت کے پانی سے غسل دیا جائے گا۔ آپ کو دنیا کے مشارق و مغارب یعنی Four Quarters of the world کا دورہ کرایا جائے گا۔ جب آپ کی پیدائش ہوگی تو شاندار اور عظیم نور کائنات میں دیکھا جائے گا۔

Regarding the birth of the coming Buddha Ariya Metteyya it is stated that the Buddha on his birth is received by Devas (angels) first and then men. The four angels or Devas present him to his mother saying. "Rejoice, lady for mighty is the son that is born to you".He comes forth without a stain. The mother and the Bodhisatta are bathed by two heavenly showers of cool and warm water. The Bodhisatta takes seven steps to the north thus surveying the four quarters and pronouncing the lion's roar exclaiming that he is supreme in the world.

When he is born an illimitable, splendid and immense radiance is witnessed throughout the universe. Seven days after the birth of the Bodhisatta his mother dies and is reborn in the Tusita Deva world. [20]

۴۔ مائتری کی والدہ کا انتقال

مائتری کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے بدھ مت کی مقدس کتابوں میں کہ مائتری کی والدہ کا انتقال ساتویں دن یا سات دن بعد ہو جائے گا۔ لیکن جب گوتم نے ہی فرما دیا کہ ان کے دین کو مسخ کر دیا جائے گا تو پھر یہ کہ سالوں سے متعلق کسی پیشین گوئی کا دنوں میں بدل جانا اس میں تحریف ہو جانا کوئی امر محال نہیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ کا جب انتقال ہوا تو آپ کی عمر مبارک چھ برس تھی اور ساتویں برس کی آمد آمد تھی۔ اس سے بھی کوئی انکار نہیں کہ آپ ﷺ کو پہلے فرشتوں نے وصول پایا اور پھر انسانوں کے حوالے کیے گئے۔ آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے اور رحم مادر کی ہر غلاظت و نجاست سے مبرا تھے۔ نور کے بادل میں سے ایک آواز آئی کہ بچے کو زمین کے مشارق و مغارب دکھاؤ اور تمام انبیاء کے اخلاق دو۔[۲۱]

5۔ بدھ کی مقدس کتب میں مائتری کے مختلف نام

1۔ آوآلو کیتیسورا Avalokitesvara

بدھ مذہب میں مائتری کے حوالے سے ایک لقب Avalokitesvara آوآلو کیتیسورا بھی سامنے آتا ہے جس کا مطلب ہے جو تمام بدھوں کے اخلاق یا اوصاف لیے ہوئے ہو۔

A Bodhisattva is the embodiment of compassion rather manifests the compassion of all Buddhas.[22]

تو یہ پیشین گوئی بھی نبی کریم ﷺ کے شایان شان ہی ہے اور آپ کے ماسوا کے نہیں۔ یہ تمام واقعات جلال الدین سیوطی کی کتاب خصائص الکبریٰ میں تفصیل سے موجود ہیں۔ مائتری کے جہاں بہت سے رحمتوں بھرے اوصاف کا بیان ہے وہاں گوتم بدھ نے مائتری کو Best of Men یعنی خیر البشر کے لقب سے بھی متعارف کرایا ہے۔[۲۳] اور قرآن کریم کی آیت انک لعلی خلق عظیم[۲۴] آپ ﷺ کے خیر البشر ہونے پر شاہد ہے۔

"And thou (standest) on an exalted standard of character."

۲۔ اجیتا (Ajitha) یا فاتح

ایک اور لقب اجیتا ہے۔

Ajitha means the un-conquered.[25]

جس کا مطلب فاتح، ناقابل تسخیر، المنصور یا الغالب ہے۔[۲۶] یہ یقینی طور پر آپ ﷺ کے القاب ہیں جن کا ثبوت حدیث پاک میں صریح طور سے موجود ہے۔

۳۔ امیتابھ (Amitabah)۔ یا۔ منیر، روشن، چمکدار

امیتابھ (Amitabah) کے نام سے بھی ماتری کو بدھ مت میں موسوم کیا گیا ہے۔امیتابھ کے انگریزی میں درج ذیل معانی ہیں۔ Boundless and Immeasurable Lustre or Splendour.[27]

یعنی وہ چراغ جس کو بجھایا نہ جاسکے۔

سراجاً منیراً کے الفاظ شان کریمی نے پیغمبر آخرالزمان ﷺ کے عالی مرتبے کو بیان کرنے کے لیے قرآن مجید میں ارشاد فرمائے ہیں۔[۲۸]

۴۔ سنکھا—(Sankha) داعی

پالی زبان میں ماتری کے لئے ایک اور لفظ سنکھا بھی استعمال ہوا۔

Maitreya was born in the past in the kingdom of Kurus, in the city of Indapatta, as a cakravartin king named Sankha.[29]

سنکھ ویسے تو ایک Conchshell کو کہتے ہیں۔[۳۰] جس کو پکارنے یا بلانے اور اعلان کرنے کے لیے بجایا جاتا ہے۔یعنی ایک قسم کا نقارہ۔ مگر پالی میں اس کا معنی داعی بھی ہے اور پکارنے والا بھی۔اِس قسم کے shell کو پالی زبان میں Nabhi بھی کہتے ہیں۔[۳۱] یہ لفظ سنکھا عربی کے لفظ داعی کے مترادف ہے اور آپ ﷺ داعیاالی اللہ ہیں۔[۳۲]

۵۔شافِ (The Medicine Buddha)

ایک اور جگہ ماتری کو Medicine Buddha کے نام سے بھی پکارا گیا یعنی کہ شافِ یا شفااور بدھ نے منجوسری (Manjusiri) کو وضاحت کی: "وہ لوگ خالص ایمان والے ہوں گے۔ جن کو موقع ملے گا سننے کا اور شافِ بدھ کے مبارک نام جپنے کا۔ ان کی ایک نشانی یہ ہو گی کہ وہ اپنے دانت درختوں کی شاخوں سے مانجتے ہوں گے۔ (یعنی مسواک کرتے ہوں گے) اور پوجا کے پھول چڑھانے یعنی نماز پڑھنے سے پہلے اپنے اعضاء دھوتے ہوں گے اور ان کے کانوں میں اس کی عقیدت کی دھنیں گونجتی ہوں گی۔ جب وہ سوتے ہوں گے اور یہی مبارک آوازیں انھیں نیند سے بیدار کیا کریں گی۔"[33]

۶۔ ناگایا(Destroyer) ماحی

ماتری کا ایک نام ناگا بھی ہے۔[34] جس کے معنی مٹانے والے کے ہیں۔اور بلاشبہ آپ ﷺ کفر و مشرک کے مٹانے والے تھے۔بدھ مت ماتری کے اصحاب یا دوستوں کو بھی ان ہی جیسا مٹانے والا یا ناگا کہتا ہے۔[35] مزید برآں پالی زبان میں ناگا سے مراد برداشت کرنے والا، بردبار اور عظیم آدمی بھی ہے۔[۳۶] دیگا نکایا میں بھی ناگا کا تعارف عظیم آدمی کے طور پر کرایا گیا ہے۔[۳۷] یعنی ماتری کے اصحاب یا دوست ان ہی جیسے برداشت کرنے والے ،بردبار اور عظیم آدمی ہوں گے۔

۷۔ چکر اوارتی (Cakravartin) انقلابی مصلح

ککراور تن (Cakravirtin) چکر اورتی یعنی کہ انقلابی مصلح۔ وہ بدھ جس کے بارے میں گوتم کی پیشین گوئی ہے کہ وہ چار براعظموں کو ملانے والا ہو گا ہو۔ دنیا کا مختار بدھ ہو گا۔ ایک عظیم مصلح۔ جس کے بہت سے نام ہو ں گے۔ وہ بیماریاں دور کر دے گا۔ عیوب جان لے گا۔ جادو کی بناء پر ہوئی بیماری اور ناگہانی آفتوں کا تدارک بھی کر سکے گا۔

آپ ﷺ کی سنتوں پر مبنی حفظان صحت سے متعلق ایک علیحدہ علم طب نبوی ہے جس میں نہ صرف کئی امراض سے بچاؤ کا بیان ہے بلکہ ان کے اسباب طبّی بتائے گئے ہیں اور مختلف دعائیں بھی ہیں جن کے پڑھنے سے ناگہانی آفتوں سے بچا جا سکتا ہے اور مسواک کا استعمال اور وضو میں اعضاء کا دھونا بھی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے جس پر آج تک امت عامل اور مکمل طور سے کاربند ہے۔ میڈیسن بدھ کے حوالے سے جو انکشافات بدھ کی کتب میں ہیں۔ ان کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

"Also Manjusiri there will be men and women of pure faith who have the chance to hear or recite all the titles of the MEDICINE Buddha of pure crystal radiance who chew on the teeth cleansing twig, rinse their mouths and bathe their bodies before they offer fragrant flowers and incense and various kinds of devotional music to the image of medicine Buddha."[38]

۶۔ مائتری کے دور میں تین بیماریاں

گوتم بدھ کا قول ہے کہ بدھ مائتری کے زمانے میں اگر بیماری ہو گی تو صرف تین طرح کی بیماری ہو گی۔ (۱) زیادہ کھانا، (۲) سستی، (۳) بڑھاپا۔ یعنی لوگ اشتہاء سے زیادہ کھانا نہیں کھائیں گے اور جو زیادہ کھائے گا وہ بیمار متصور ہو گا۔ اور پھر زیادہ کھانے سے اگر کسی کو سستی پیدا ہو گئی تو وہ بھی بیماری سمجھی جائے گی۔ اگر کوئی شخص کمزور ہو گا تو وہ بڑھاپے کی وجہ سے ورنہ اس کے علاوہ کوئی بیماری نہ ہو گی۔[39] یہی وہ دورِ نبوی ﷺ ہے کہ ایک طبیب مدینہ کا چکر لگاتا ہے اور مہینہ بھر وہاں رہنے کے بعد اس کو مریض نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہ کہ خود مدینہ کی مٹی اور اس کی آب و ہوا شفا ہیں۔ مدینہ کے لوگ بھوک سے زیادہ کھاتے نہیں تھے کہ انھیں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان آپ کے مبارک دور میں ایسا کرنے سے روکتا رہا کہ۔ کسی شخص نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا۔[40] مزید برآں طبِ نبوی اور امراض و شفا سے متعلق مکمل علم مائتری بطور (Medicine Buddha) کے تصور کو مزید تقویت بخشتا ہے۔

مائتری کے حوالے سے مزید پیشین گوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں جو خود نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس کی جانب کامل رہنمائی کرتی ہیں۔

۷۔ عظیم بدھ کی بتیس عظیم نشانیاں:۔(32 Marks of a Mahapursh or the Great Buddha)

جب عادات وخصائلِ نبوی ﷺ کو ام معبد کی نظر سے دیکھا جائے تو بدھ مت میں مذکور مائتری کے حوالے سے اس پیشین گوئی میں مماثلت نظر آتی ہے کہ مائتری بدھ ایک مہاپرش یعنی عظیم آدمی کی بتیس خصوصیات کے حامل ہونگے جو ایک بدھ ہونے کے لیے ضروری ہیں۔[41]

ام معبد نے حضور اکرم ﷺ کے جو اوصاف پیش کے ہیں ان کی ترجمانی پورے طور سے کرنا تو ممکن نہیں البتہ جس بھی زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے اور خود عربی زبان میں ان اوصاف کی تعداد بتیس بنتی ہے۔ام معبد کے الفاظ کی خوبصورتی اور چناؤ کا کمال جاننے کے لئے صفی الرحمٰن مبارک پوری کی کتاب الرحیق المختوم کا مطالعہ تجویز کیا جاتا ہے۔

۸۔مائتری: بیک وقت بادشاہوں اور زاہدوں(Monks) کے لئے مثال یا عملی نمونہ

بادشاہت اور رہبانیت تو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ یعنی راہب لوگوں پر حاکم۔ یا بادشاہ نہیں ہو سکتا جو تصورِ رہبانیت عیسائیوں اور بدھ مت کے اور جوگیوں یا راہبوں کے ہاں رائج ہے اس کی رو سے راہب بادشاہت نہیں کرتا ۔ مگر آخری بدھ یعنی مائتری کا جو ذکر ملتا ہے اس کے مطابق مائتری کا اسوہ حسنہ بادشاہوں اور راہبوں کے لئے بیک وقت مثال ہے۔[42] لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنه[43]

بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ زندگی کے ہر شعبے ہیں آپ ﷺ کی ذات مبارک مشعل راہ ہے۔ چاہے میدانِ کارزار ہو یا سیاسی ایوان۔ تجارت کی کوئی منڈی ہو یا خانگی زندگی۔ غرض یہ کہ کوئی بھی شعبہ ہو یہ چراغ اندھیرے مٹاتا ہی چلا جاتا ہے اور ظلمتوں کو لپیٹ دیتا ہے۔

۹۔پہیہ گھمادینے والے۔یا انقلاب لانے والے بادشاہ کے سات خزانے

بدھ مت کے مقدس اوراق کے حوالے سے یہ پیشین گوئی منظر عام پر آتی ہے کہ مائتری بدھ کو انقلابی سات خزانے عطا ہوں گے۔

(۱) پہیہ یا Wheel۔ (۲) ہاتھی ۔(۳) گھوڑا ۔ (۴) جوہر یا قیمتی پتھر ۔(۵) بیوی ۔(٦) کنبہ یا خانوادہ ۔ (۷) شوریٰ[44]

i. **پہیہ یا (Wheel) گھمانے** سے مراد وقت کا پہیہ گھمانا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ بعد از ہجرت آپ ﷺ نے صرف تیرہ سال کے عرصے میں مکہ فتح کر لیا اور یوں کلمۂ حق بلند ہو گیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس پہیے سے مراد وقت کا پہیہ ہے تو سورۃ الدھر بھی آپ ﷺ کو عطا ہوئی اور آپ نے تو حقیقی معنوں میں وقت کا پہیہ گھمادیا کہ

ے ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا، نہ کوئی بندہ نواز[45]

حضرت بلال حبشی کو حضرت عمر فاروق اعظم سید نا کہہ کر پکارتے ہیں یہ ہے اصل انقلاب۔ قیصر و کسریٰ جو اس وقت کی عظیم طاقتیں تھیں سر نگوں ہو جاتی ہیں اور خدا کا نظام خدا کی زمین پر نافذ کر دیا جاتا ہے۔

ii. ہاتھی

سورۃ فیل یعنی (ہاتھی) قرآن کریم کا حصہ ہے جس میں ابرہہ کے لشکر کی بربادی کا ذکر ہے۔

iii. گھوڑا (Horse)

نبی کریم ﷺ نے جہاد میں بھی گھوڑوں کا استعمال کیا اور جس کی پشت پر سوار ہو کر معراج میں عرش الٰہی کی جانب محوپرواز ہوئے وہ بھی ایک سفید گھوڑا تھا جو اللہ رب العزت کی طرف سے آپ کو عطا ہوا۔ اور بدھ مت کی کتابوں میں پیشین گوئی ہے کہ ایک تاجر کو اس کے اعمال صالحہ کی بدولت ایک سفید گھوڑا عطا کیا جائے گا جو بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتا ہو گا۔[۴۶]

iv. نگینہ، پتھر یا جوھر

Prophet Muhammad (PBUH) used to wear a ring with a semi-precious gem in it Al-Aqeeq. Sayidina Anas reported that the ring of Allah's Messenger was made of silver and the Gem stone of it was from Abyssinia.[47]

حضرت انسؓ کی ایک روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی میں جو نگینہ جڑا ہوا تھا وہ ملک حبشہ سے آیا ہوا ایک پتھر تھا۔

v. بیوی یا (Wife)

آپ ﷺ کی سب سے پہلی بیوی حضرت خدیجہ ہیں جو آپ کی مونس اور غم خوار شریک حیات اور رفیقہ طیبہ تھیں۔ اور آپ کے بعد جتنی بیویاں بھی عطا ہوئیں وہ تمام کی تمام امہات المومنین ہیں۔

vi. خانوادہ (اہل بیت کا ذکر):

آپ ﷺ نے فرمایا ہے

النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي[۴۸]

تو یہاں یہ پیشین گوئی بھی پوری ہو جاتی ہے۔ کہ ماتری بیوی رکھیں گے۔ اور آپ ﷺ کا خانوادہ ہو گا اور بلاشبہ عظیم خانوادہ کہ نواسے جنت کے نوجوانوں کے سردار اور ان کی ماں یعنی آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

vii. مشیر / شوریٰ (Advisor)

ساتواں خزانہ جو ماتری کو ملے گا وہ مشیر یا شوریٰ ہے۔

آپ ﷺ کو مشورے کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴾ [۴۹]

الشوریٰ کے نام سے ایک علیحدہ سورۃ قرآن میں مذکور ہے۔ نبوی ﷺ اپنے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ بدھ مت میں ہی ایک پیشین گوئی ہے کہ سنگھا کا بڑا بیٹا اسکا مشیر ہو گا۔ [۵۰]

مگر یہاں نبی پاک ﷺ کے باب میں اسلام کا بڑا بیٹا یعنی حضرت ابو بکر جو مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں اور آپکے عظیم دوست اور صدیق آپ کے مشیر ہیں جو بوقت ہجرت آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

یہ بھی درست ہے کہ سنگھا کے حوالے سے بدھ مت تذبذب کا شکار ہے کبھی کہتا ہے سنگھا پہلے ماتری تھا۔ کسی جگہ یہ مذکور ہے کہ سنگھا ایک بادشاہ ہے جو نہ صرف ماتری کی نصرت کرے گا بلکہ اس کے عقیدت مندوں میں شامل ہو جائے گا۔ بہر کیف بدھ مت کے تصورات میں چکرا دینے والا ابہام اور تضاد پایا جاتا ہے۔

۱۰۔ پدما شہر کا نام تبدیل ہو جائے گا

آناگاتومسا (Anagatavamsa): میں درج ہے کہ " بڑھتی ہوئی بھلائیوں، خوبیوں، عفت نیکی یا فضائل کے پیش نظر پدما شہر کا نام مندر میں تبدیل ہو جائے گا۔ [51]

اب یہاں پر پدما اور مندارا کے ناموں کا تجزیہ کرنے ضرورت ہے۔ پدما کنول کے پھول کو کہتے ہیں۔ جو گندے اور غلیظ پانی میں اگتا ہے۔ مگر اپنی خاص خوبیوں کی وجہ سے کثافت سے اوپر ابھرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور مندر کا مطلب ہے مقدس یا پاک جگہ یا حرم۔ بڑی دلچسپ بات ہے کہ نبی کریم کے شہر کا نام آپ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد یثرب سے تبدیل ہوا اور اسے طابہ یعنی پاکیزہ کہا گیا اور کعبہ کی طرح حرم کہلایا۔

مندر کا مطلب چوکور یا مستطیل حرم بھی ہے۔ کعبہ کے علاوہ مدینہ کو بھی حرم پاک کہا جاتا ہے۔ اور یقیناً یہاں فرشتوں کا آنا جانا ہے۔ روضہ انور پر حاضری اور درود و سلام پیش ہوتا ہے۔

۱۱۔ ماتری بطور مغرب کا بادشاہ

ماتری کو مغرب کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے۔ مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ۔ بنارس، نیپال اور ہندوستان کے مغرب میں واقع ہیں اور ماتری بدھ مغربی امن کا آقا کے طور پر یہ تصور آج بھی بدھ گیانیوں میں رائج ہے۔

Another name for Maitreya Buddha is Amitabha whose pure land lies in the west where final Assemblance of Dhamma will occur. [52]

Abhidhamapitaka ابھی دھما پیتاکا ۶۰۶ کے مطابق مندارا یا مندر ایک مغربی پہاڑی کو بھی کہتے ہیں جہاں سورج غروب ہوتا ہے۔ [۵۳]

اور یہ بھی ایک جانی مانی بات ہے کہ مدینہ اپنے پہاڑوں کے ساتھ برصغیر پاک و ہند کے اور افغانستان کے

مغرب میں واقع ہے اور انسائیکلو پیڈیا بریٹینکا کے مطابق مدینۃ النبی ﷺ مغربی سعودی عرب کے علاقے حجاز میں واقع ہے۔[۵۴]

بلاشبہ یہ جگہ خالقِ کائنات کی منظورِ نظر جگہوں میں شمار کی جاتی ہے۔

۱۲۔ بدھ ماتری کی مستقل قیام گاہ

بدھ مت کی کتب کے مطابق بدھ ماتری کی مستقل قیام گاہ (Jetavana) کی خانقاہ ہو گی۔[55]

جس طرح گوتم بدھ نے جیتوانہ کی خانقاہ کی تعمیر میں بذاتِ خود حصہ لیا اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی مسجدِ نبوی کی تعمیر میں مکمل حصہ لیا اور اس کو اپنی مستقل قیام گاہ بنایا جبکہ حضرت عیسیٰ کے معاملے میں ایسا نہیں تھا کہ بائبل میں ہی مذکور ہے کہ لومڑی کے رہنے کو بھی غار ہے، پرندوں کے بھی گھونسلے ہیں مگر آدم کے بیٹے کے لیے سر رکھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

"The foxes have holes, and the birds of the air have nests; but the Son of man has nowhere to lay his head."[56]

۱۳۔ فرشتے اور انسان ماتری کے شاگرد:

ایمان سے متعلق ماتری سے فرشتے اور انسان سوال کریں گے۔ اس بات کی بدھ مذھب میں پیشین گوئی موجود ہے۔

Buddhist Literature says that at the age of Metteyya the Leader of the Worlds, Devas and men will approach and ask the Conqueror a question concerning Arahatship.[57]

ہم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں انسان اور فرشتے موجود ہوتے تھے جو آپ سے دین سیکھتے۔ جن بھی نبی کریم ﷺ سے ایمان سیکھتے اور سنتے اور اس پر ایمان لاتے۔ حدیثِ جبرائیل مشہور حدیث ہے جس میں جبرائیلِ امین نے نبی کریم سے اسلام، ایمان، احسان اور قیامت کے حوالے سے سوالات کیے اور مقصد یہی تھا کہ صحابہ کرام کو دین سیکھایا جائے۔[۵۸]

حضرت عمرؓ کی روایت کے مطابق: ایک روز اصحاب رسول نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک انتہائی سفید لباس میں ملبوس شخص ان کے سامنے ظاہر ہوا جس کے بال انتہائی کالے تھے اور اس پر سفر کے کوئی آثار نمایاں نہ تھے۔ اس نے نبی ﷺ سے تین باتوں کے متعلق دریافت کیا۔

۱۔ اسلام ۲۔ ایمان ۳۔ احسان

ان تمام سوال و جواب کے بعد جب وہ گیا تو نبی ﷺ نے حضرت عمر سے دریافت کیا، کیا تم جانتے ہو سوال کرنے والا کون تھا۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد کیا کہ یہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سیکھانے آئے تھے۔ یہ طویل حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے۔[۵۹]

۱۴۔ ماتری کی تعلیمات قدیم بدھوں کی تعلیمات کے مطابق

ماتری کی تعلیمات قدیم یا گزرے ہوئے بدھوں سے مختلف نہ ہونگی مگر یہ کہ وہ باطنی علوم کے منتر نہیں پڑھائیں گے اور ان کا مشن ساکیہ منی گوتم بدھ سے زیادہ موثر ہوگا۔ یہاں حضرت ابو ھریرہؓ کی حدیث ملاحظہ کی جائے جس میں انھوں نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے علم کے دو برتن لیے ہیں ایک کو عام کرنے کا حکم ہے اور دوسرے کی بابت کچھ کہوں تو میری زبان کاٹ دی جائے یا گردن اڑادی جائے۔

Abu Huraira (RA) narrates that I have received two types of knowledge from Muhammad (PBUH) and I am supposed to spread only one type. If at all, I try to propagate the other kind of knowledge. I will be killed.[60]

۱۵۔ ماتری کے اصحاب کا تعارف بطور ماہرین علوم

بدھ مت کی مقدس کتب میں ماتری کے اصحاب کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

ماتری کے اصحاب علوم کے ماہر ہونگے۔ وہ (Discriminating Knowledge) یعنی فرقانی علوم کے ماہر ہوں گے۔ الفاظ کو جاننے والے ہونگے۔ دین کی شرح سے واقف ہونگے۔ اصول دین میں ماہر ہوں گے۔ عالم اور فقہی ہوں گے۔ سنگھا یعنی جماعت سے محبت کرتے ہوں گے۔ سدھائے ہوئے ہوں گے۔ نرم اور شدید ہونگے جو ہمہ وقت فاتح کا گھیراؤ کیے ہوں گے اور اس (ناگا) یا مٹانے والے کی تکریم ایسے زاہد اصحاب کریں گے جو خود انھی کی طرح ناگا یعنی مٹانے والے ہوں گے، جو خود پار کر چکے ہوں گے، اللہ کی خوشنودی حاصل کر چکے ہوں گے، رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ کا مصداق ہوں گے۔ ان دوسروں کے ساتھ جنہوں نے پار کر رکھا ہے۔ جو خود امن میں ہیں (یا اسلام پر ہیں اور جمع ہوتے ہیں سلامتی پر یعنی اسلام پر یا امن پر)۔

"Skilled in discriminating knowledge, knowing the words and the explanation (of the Doctrine), very learned, expert in the Doctrine, knowledgeable, adorning the Sangha, well tamed, gentle, firm, they will surround that Conqueror. That Naga (the Buddha) will be honored by those monks who will be Nagas like him, he who will have crossed over, together with those who have crossed over, who are at peace, who assemble in peace".[61]

اب اصحاب رسول عربی ﷺ کی شان مبارک تو خود سورۃ فتح بیان کرتی ہے۔ نرمی اور شدت کا ذکر بھی اسی سورۃ میں ہے اور یہ کہ کس طرح انھوں نے اللہ کو راضی کیا۔ قرآنی علوم اور فقہ میں مہارت میں کوئی ان کا ہم پلہ نہیں ہے۔ وہی ہیں جنہوں نے اسلام کی پیروی کی۔ اسلام پر جیئے۔ اسلام پر ان کو موت آئی۔ ان کا اکٹھا ہونا اور منتشر ہونا سب اسلام کے لیے ہی تھا۔[۶۲]

۱۶۔ دو چند کا معجزہ: (Marvel of the Double) Prophecy

ماتری کے معجزات کے بارے میں بدھ مذہب میں لکھا ہے کہ میتیہ (Metteya) کا دو چند کا معجزہ سکھاوتی شہر کی گزرگاہ کے قریب ظہور پذیر ہوگا۔[۶۳] سکھاوتی سے مراد[64] (Land of Extreme Happiness) سکھ کا شہر یا امن کا ملک ہے جس کا مترادف عربی میں بلد آمنا ہے اور تاریخ کے ابواب میں رقم ہے کہ چاند کے شق ہونے کا معجزہ مکہ کی گزرگاہ کے قریب جبل ابو قبیس پر پیش آیا اور ایک حدیث کے مطابق دو حصوں میں چاند شق رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا گواہ رہنا۔

Abu Ma'mar reported on the authority of Abdullah that the moon was split up during lifetime by Allah's Messenger (may peace be upon him) in two parts and Allah's Messenger (may peace be upon him) said: Bear testimony to this.[65]

۱۷۔ ماتری کی تبلیغی کاوشوں سے متعلق پیشین گوئی

گوتم بدھ کے اقوال کے مطابق میتیہ گاؤں میں دیہاتوں میں دور دراز علاقوں میں بھی جائیں گے دھرم کا پرچار کرنے کے لیے اور بہت سے لوگ ان پر ایمان لائیں گے۔ کچھ تین باتوں پر بیعت کریں گے۔ کچھ پانچ اصولوں پر کاربند ہوں گے اور بعض دس اعمال پر بیعت کریں گے۔

Metteyya will go through the countryside teaching the Doctrine, awakening many people. Some will take the three refuges; some will be established in the five precepts and some will undertake the ten skillful actions. Prophet Muhammad (PBUH) indeed went to the countryside to preach the doctrine. Many people did make allegiance on his hand. Some took three refuges vowed to refrain from three heinous sins and some vowed to establish five precepts while some took allegiance to adhere to ten skillful actions.[66]

یہی بات ہمیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود میں نظر آتی ہے اور بہت سی ایسی جگہیں ہیں، گلیاں، بازار اور طائف کا شہر جہاں آپ ﷺ نے دعوتِ الٰہی کا پیغام پہنچایا۔

۱۸۔ ماتری کا تین بڑے اجتماعات سے خطاب:

ماتری تین بڑے یا تین اہم اجتماعات میں خطاب کریں گے جو dragon درخت کے سائے میں ہوں گی۔

Maitreya will hold three assemblies under the dragon flower tree.[67]

اب یہ dragon درخت کیا ہے؟ یہ ایک ایسا درخت ہے جو بادل سے ملتا جلتا ہے دور سے دیکھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کہ ایک بڑا سا بادل ہو جو زمین پر سایہ کیے ہو۔ نبی کریم ﷺ جب بھی کھلے آسمان کے نیچے ہوتے تو آسمان پر موجود بادل آپ ﷺ کی سمت دوڑتا کہ ان پر سایہ کر دے۔ تاریخ میں تین بڑے اہم اجتماع مذکور ہیں جن میں آپ ﷺ نے خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ روزمرہ کی مجالس ہیں البتہ اہم اجتماعات مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ پہلا اجتماع

﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾[۶۸] والی آیت کے نزول کے بعد منعقد ہوا۔

جب رسول اکرم خیر البشر ﷺ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو دعوت دی اور اس کا انداز یا جو طریقہ اپنایا وہ بدھ کے طریقہ کار سے ملتا جلتا ہے۔ جیسا کہ بدھ ایک مثال سے سمجھاتے ہیں کہ ایک گھر میں آگ لگی ہو اور بچے کھیل کود میں مشغول ہوں اور ان کا امیر باپ ان کے لیے گھر کے باہر اس سے زیادہ قیمتی تحائف لیے ہوئے بچوں کو آگ سے بچانے کے لیے جس طرح گھر سے باہر نکالنے کی تدبیر کرتا ہے[۶۹] بالکل اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے پہاڑی کے پیچھے سے آنے والے لشکر کی مثال دے کر دین کی دعوت کا آغاز کیا۔[۷۰] یہ پہلا اجتماع تھا۔

ii۔ دوسرا بڑا اجتماع

یہ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ میں ہوا۔ ماتری کے متعلق بدھ مت میں ہی یہ بھی کہا گیا کہ وہ شیر کی چنگھاڑ سے دھاڑیں گے تو آپ ﷺ کا یہ کہنا: "آج جاہلیت کے تمام تکبر اور فخر میرے پیروں کے تلے ہیں۔[۷۱] اور ان کا کلمہ حق کو بلند کر دینا شیر کی چنگھاڑ سے بھی زیادہ موثر ہے۔

iii۔ تیسرا بڑا اجتماع

یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا جب آپ ﷺ نے اسلام کا منشورِ انسانی تمام انسانوں کے سامنے رکھ دیا۔ حاضر و غائب ہر ایک تک اس کو پہنچانے کی ہدایت بھی کر دی۔

۱۹۔ ماتری کی آرام گاہ سے متعلق پیشین گوئی

بدھ مت کی کتب میں مذکور ہے کہ ماتری کی آرام گاہ اسی جگہ بنے گی جہاں قدیم بدھوں کی آرام گاہ ہوتی ہے۔

In the Buddhists texts it is stated that "Maitreya's bed will be at the same spot as those of the past Buddhas"[72]

اس پیشین گوئی کی وضاحت حضرت عائشہؓ کے اس قول سے ہو سکتی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اشکال پیدا ہوا کہ تدفین کہاں کی جائے۔ بقیع میں یا پھر کہیں اور، تو یارِ غار ابو بکرؓ نے ارشاد فرمایا۔

"میں نے نبی کریم ﷺ کو کچھ یوں فرماتے ہوئے سنا جسے میں بھولا نہیں کہ اللہ نبی کی روح قبض نہیں فرماتے مگر اسی جگہ جہاں وہ چاہتا ہے کہ اس (نبی) کی تدفین کی جائے۔ لہذا رسول ﷺ کو اسی جگہ سپرد خاک کیا گیا جہاں آپ ﷺ کا وصال ہوا۔"[۷۳]

۲۰۔ ماتری جہنمیوں کی آگ سرد کرنے والے

ماتری کے بارے میں گوتم کا یہ بھی فرمان ہے کہ ماتری بدھ جہنم واصل ہونے والے لوگوں کی حرارت اور گرمی کو سرد کر دیں گے۔

Buddha Metteyya will quench the heat for beings reborn in the lower realms of Hell.[74]

اب جہنم باسیوں کی حرارت ان کی سزا میں کمی سے ہی پوری ہو سکتی ہے کہ ان کو جہنم سے نکال لیا جائے تو شافع محشر، رسول اکرم ﷺ کو شفاعت کا حقِ کامل عطا فرمایا جائے گا اور ان مومنین کے حق میں یہ شفاعت قبول کی جائے گی جو ایمان تو رکھتے تھے مگر بد اعمالیوں کے نتیجے میں جہنم واصل ہوگئے۔ ارشادِ رسول ﷺ ہے۔

کچھ لوگوں کو حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے نتیجے میں دوزخ سے باہر نکال لیا جائے گا اور وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور ان کو جہنمی کے نام سے یاد کیا جائے گا۔[۷۵]

۲۱۔ مائتری کے قدموں تلے کنول کے پھول:

ایک پیشین گوئی ہے کہ: "جہاں جہاں میتیہ کے قدم پڑیں گے وہاں وہاں کنول کے پھول کھل جائیں گے۔"

"Where ever Metteyya goes, lotuses will spring up to receive his feet at every step."[76]

"And where he puts down his feet a jewel or a lotus will spring up"[77]

کنول کو پالی زبان میں اور سنسکرت زبان میں پدما کہا جاتا ہے اور مندارا یا مندر وہ جگہ ہے جو پاک ہے۔ بدھ مت کی کتب میں مذکور ہے کہ پدما شہر کا نام تبدیل ہو کر مندر ہو جائے گا[۷۸] یوں یثرب کا نام مدینۃ النبی ﷺ یا طابہ، طیبہ اور حرم پاک میں تبدیل ہوگیا۔ اسی طرح جس مقام پر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور نماز پڑھی یا دعا فرمائی تو ان مقامات پر آپ ﷺ کے امتیوں نے مساجد بنالیں لہٰذا کنول کے پھول کھلنے سے مراد مساجد کی تعمیر بھی لی جا سکتی ہے۔

۲۲۔ مائتری کی فولادی نگاہ

مائتری بدھ سے متعلق بدھ کی کتب میں یہ مذکور ہے کہ میتہ یا مائتری دس فرلانگ کے فاصلے پر اپنے چاروں اطراف بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھ سکیں گے۔

Metteyya will be able to see small or large things all around ten leagues without obstruction.[79]

یہ ایک معجزہ تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ اپنی پشتِ اطہر سے اسی طرح دیکھتے جس طرح سامنے سے بلکہ آپ کا فرمانِ کریم ہے "کیا تم سمجھتے ہو یا غور کرتے ہو کہ میرا رخ قبلہ کی طرف ہے؟ اللہ کی قسم نہ تمھارا سجود اور نہ تمھارے رکوع مجھ سے پوشیدہ ہیں، یقینا میں اپنی پشت سے بھی تمھیں دیکھتا ہوں۔[۸۰]

۲۳۔ زمین کی ہمواری اور مائتری کا قدم

مائتری بدھ سے متعلق پیشین گوئیوں میں ہی مذکور ہے کہ ہر قدم جو مائتری بدھ اٹھائے گا، زمین ان کے لیے ہموار کر دی جائے گی۔

"Every step that Maitreya Buddha takes the ground will become even for him."[81]

سیرت النبی ﷺ پر کام کرنے والے لوگوں، مومنین اور عشاق رسول اکرم ﷺ سے یہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ پتھر آپ کے لیے نرم فرما دیا گیا تھا یہاں تک کہ پتھر پر آپ ﷺ کے قدم مبارک کا نشان رہ جاتا۔

۲۴۔ ماتری کے زمانے میں اشوک کا دوبارہ جنم:

اناگاتاومسا کی پیشین گوئیوں میں سے ایک دلچسپ پیشین گوئی یہ بھی ہے کہ اشوک آخر کار میتیہ یا ماتری بدھ کے دور میں دوبارہ جنم لے گا اور ان کے دو بڑے اعلیٰ خانقاہی معتقدین یا مقلدین میں سے ایک ہوگا۔

Asoka will ultimately be born in the times of Metteyya and become one of his two chief monastic disciples. [82]

It was evident that Piyadassi was a second name used by Ashoka.[83]

اب رہی بات دوبارہ جنم کی تو اسلام میں دوبارہ جنم کی کوئی گنجائش نہیں البتہ اس قول یا پیشین گوئی کے ضمن میں تطبیق اسی طرح ممکن ہے کہ اشوک کے پیاد سی یا خدا کے پیارے ہونے کو اس تناظر میں دیکھا جائے کہ اشوک کے بدھ مت کے قبول کرنے سے قبل کے زمانہ میں ظالم اشوک اور بعد ازاں متقی اشوک کے لحاظ سے مشہور ہوا اور [۸۴] اس کے علاوہ اپنے قرابت دار کے ہاتھوں دھرم پر ایمان لانے کو [۸۵] اس کے فلاحی کاموں کو اور دھرم کو ہر جگہ پھیلاتے رہنے کی کاوشوں کو دیکھ کر اگر کسی اور شخصیت پر اس کا اطلاق کیا جائے تو اسلام میں بلکہ پوری دنیا میں حضرت عمرؓ کے سوا کوئی دوسری شخصیت نہیں ملتی کہ جن کی زبان پر حق بولتا تھا یعنی اللہ کے فیصلے بھی حضرت عمر کی رائے سے متفق ہو جاتے تھے۔ قبولِ اسلام سے قبل ظالم یا سخت گیر مشہور تھے اور اسلام کے بعد تقویٰ و زہد میں اعلیٰ مقام پایا۔ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں جس طرح آپ نے پہنچایا ٹھیک وہی کردار بدھ مت کے لیے اشوک نے سر انجام دیا۔ آپؓ کے فلاحی کارہائے نمایاں تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے گئے ہیں۔

نہ صرف یہ بلکہ پیغمبر اسلام ﷺ کے اولین معتقدین اور مسجد نبوی کے بڑے امام ہیں۔ مزید براں آپ ﷺ کے دو بڑے خلفاء میں سے ایک ہیں۔ ماتری کے دو بڑے ساتھیوں میں سے ایک ہونے کا سب سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ آپ ﷺ کے دو سب سے جلیل القدر اصحاب جو اس پیشین گوئی میں مذکور ہیں وہ آج آپ ﷺ کے ساتھ ان کی آرام گاہ میں مدفون ہیں اور ان میں سے ایک صحابی حضرت عمرؓ کی زندگی کی جھلکیاں اور اشوک کی زندگی اور بدھ مت کے لیے اس کی خدمات سے انتہائی مماثلت رکھتی ہیں۔

۲۵۔ آخری بدھ سے ملاقات

آخری بدھ یعنی ماتری بدھ سے ملاقات ہر بدھ کی خواہش اور مقصد حیات ہے جو خانقاہی نظام میں یقین رکھتا ہے۔ اور اس ضمن میں اس پر کچھ فرائض اور ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جن کی پاسداری کا وہ حلف لیے ہوئے ہوتا ہے

ا۔ سنگھا یعنی جماعت میں تفرقہ نہیں پھلائے گا۔

۲۔ ان پانچ کبیرہ گناہوں سے بچے گا جن کا ارتکاب جہنم واصل کر دیتا ہے۔
۳۔ اپنے والدین کا قتل نہیں کرے گا۔
۴۔ کسی اراھات یعنی ایمان والے کا قتل نہیں کرے گا یعنی جو مومن ہو۔
۵۔ اور کسی بدھ (یا نبی) کا خون نہیں بہائے گا۔[۸۶]

یہی تو وہ تمام گناہ ہیں یعنی فتنہ و فساد اور کبیرہ گناہ جن کے مرتکب کی طرف یقیناً نبی کریم ﷺ نظر کرم نہ فرمائیں گے۔ والدین کے قاتل، کسی مومن کو قتل کرنے والے، نبی کو ایذا دینے والے یا قتل کرنے والے مجرمین شفاعت نبوی ﷺ سے محروم رہیں گے۔ اسلامی تعلیمات تو بہر حال واضح ہیں۔

۲۶۔ ماتری سے ملاقات کے لیے بدھ مت میں دعا

"O may it be my lot to meet with him, the Lord Metteyya! He, the Fully Awakened One, shall lead vast multitudes across samsara's stream. When I have found Metteyya may I be versed in the three scriptures, and then in wisdom I shall see face-to-face the Lord of Mercy".[87]

اے کاش آقا میتیہ سے ملنا میرا نصیب ہو۔ وہ جو پوری طرح سے بیدار مغز ہے اور جو لوگوں کی کثیر تعداد کو سمسارا کی ندی عبور کروائیں گے۔ جب میں ماتری سے ملوں تو اے کاش مجھے تین ایمانی کتبِ مقدس میں عبور ہو اور پھر میں اپنی فراست سے آقائے رحمت کو روبرو دیکھ لوں۔

۲۷۔ سمسارا کا تصور

سمسارا آج کل یہ ایک اصطلاح جو بدھوں کے ہاں رائج ہے اس سے مراد تو جنم چکر ہے البتہ ہزاروں برس گزر جانے کے بعد کچھ بعید نہیں کہ اس سے دراصل مراد پل صراط ہو اور تحریف کے بعد تعبیر اور معانی بدل گئے ہوں۔

دعا کے دوسرے حصہ میں تین کتبِ مقدس کا ذکر ہے۔ اگر تین ایمانی کتابوں کا علم حاصل کیا جائے اور عقیدہ من و عن وہی رکھا جائے جس کی تبلیغ گزشتہ یا پہلے انبیا نے کی تو صحیح عقیدے اور ایمان کی وجہ سے جو فراست حاصل ہو اس کے نور سے نبیِ آخرالزمان جو آقائے رحمت ہیں ان کو پہچاننا مشکل نہیں اور چوتھی مقدس کتاب پر ایمان البتہ اللہ رب العزیز کی عطا ہے۔ یہ سب اسی کا کرم ہے جس نے ہمیں مسلمان گھرانوں میں پیدا کیا ہے وگرنہ ہر مذہب کا پیروکار بے خبری میں انھی کی تمنا کر رہا ہے جو تمام جہانوں کے سردار اور مجسم رحمت ہیں۔ اللہ ہدایت کے دروازے ان پر بھی کھولے جو محروم ہیں۔

۲۸۔ بدھ مت اور واقعہ معراج

The Buddha set his right foot down on the top of the Yugandhara and his left on the Meru while the third step brought him to the

heaven.[88]

بدھ مت میں معراج کے واقعہ کا ذکر موجود ہے حقائق البتہ مسخ ہو چکے ہیں اور بدھ ازم کی رو سے ہی منقول ہے کہ "جب گوتم بدھ تاواتیمسا (Tavatimsa) فرشتوں کی دنیا میں تین قدموں میں پہنچے تو ان کا پہلا قدم میرو پہاڑ سے یوگندارا کی طرف تھا اور وہاں سے سیدھا آسمانوں میں۔"

ایک اور جگہ مذکور ہے کہ "بدھ نے یوگندارا اور میرو پہاڑی کو آسمانوں پر چڑھنے کے لیے (Climbing Stones) یعنی سیڑھی کے طور سے استعمال کیا۔"[۸۹]

معراج کی حقیقت قرآن کریم کی آیت ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى﴾[۹۰] میں بخوبی بیان شدہ ہے۔

راقمہ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ میرو پہاڑ جو کہ دراصل مربع شکل کا ہے اور زمین کے عین وسط میں ہے، اسکے ایک کونے پر پانی کا ذخیرہ ہے اور اس کے عین اوپر آسمان میں فرشتوں کی دنیا اور برہما یعنی خالقِ کائنات کا محل ہے۔ میرو دراصل بیت اللہ اور حجاز یا وادیٔ فاران کا تمام تر علاقہ ہے اور Yogandhara یوگندارا جہاں بدھ ازم کی تعلیمات کی رو سے سب سے پہلے دھرم کا سورج چمکا۔[۹۱] وہ دین ابراھیمی کا سورج ہے اور یہ Yogandhara دراصل یروشلم ہے۔ بدھ ازم میں یوگندارا کو میرو کی اونچائی سے آدھا قرار دیا گیا ہے۔

(Yougandhara is half in height of Sineru or Meru.)[92]

یوگندارا یا یوروشلم کو کعبہ کی اونچائی سے آدھا قرار دینے سے مراد فضائل کے حوالے سے ہے جس کی تعبیر جو بدھ مت میں آج کل کی جا رہی در حقیقت اصل بات کی مسخ شدہ شکل ہے اور میرو یا بیت اللہ کو حج یا زیارت کے لیے سب سے اونچا اور بلند اعلیٰ وارفع مقام سمجھا جاتا ہے۔

Mount Meru is believed to be the highest place for pilgrimage.[93]

یہ حقیقت میں خانہ کعبہ یا بیت اللہ ہی ہے۔

۲۹۔ صالح تاجر کو برق رفتار گھوڑا عطا کیا جانا

احادیث کی روشنی میں یہ طے ہے کہ معراج نبی اکرم ﷺ سے قبل کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئی۔ بدھ مت میں یہ جو لکھا ہے کہ ایک تاجر کو اس کی دیانتداری کے باعث بجلی سے زیادہ تیز رفتار سفید گھوڑا عطا کیا جائے گا۔

According to the Buddhist texts, a merchant because of his meritorious deeds received a horse that is divine and as swift as a thought.[94]It was narrated from Ismaa‘eel ibn‘Ubayd ibn Rifaa‘ah from his father from his grandfather that he went out with the Prophet (blessings and peace of Allah be upon him) to the prayer place, and he saw the people engaging in trade. He said: “O merchants!”and they responded to the Messenger of Allah (blessings and peace of Allah be upon him), craning their necks and looking up at him. He said,“The

merchants will be raised on the Day of Resurrection as evildoers, apart from those who fear Allah and are sincere and honest.”[95]

آپ ﷺ نے نہ صرف خود ایمانداری سے تجارت فرمائی بلکہ دیگر تاجروں کو بھی دیانت داری سے تجارت کا درس دیا۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ مذکورہ واقعہ معراج ہی ہے جو نبی آخرالزمان حضرت مصطفیٰ ﷺ کو عطا ہوئی اور بعد ازاں بدھ مذہب میں تحریف کی بدولت ماتری کی جگہ اس واقعہ کو تبدیل کر کے گوتم بدھ کے حق ثابت کرنے لگے اس کی وجہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ گوتم کی اصل تعلیمات کو بھلا دینا یا روایات کا تبدیل ہو کر لوگوں تک پہنچنا حوادث زمانہ یا نسیان یا پھر کتمان جیسا کہ تورات کے معاملے میں ہوا۔ مگر بدھ مت کے ضمن میں قوی احتمال حوادث زمانہ ہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ویسے بھی حدیث کی رو سے ہر بچہ دینِ فطرت پر پیدا ہوتا ہے بعد میں اِس کے ماں باپ اس کو عیسائی یا مجوسی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔

اس سے ملتی جلتی بات دالائی لامہ Dalai Lama نے بھی کی ہے اور اس کو ماتری کے حوالے سے منسوب کیا ہے۔

As Maitreya says all beings naturally have the Buddha nature in their own continuum. We have with us the seed of purity that is to be transformed and develop fully into Buddhahood."[96]

The Dalai Lama says: “Beings always have the Buddha nature”.[97]

خلاصہ بحث

زیر بحث آرٹیکل میں آخری بدھ ماتری سے متعلق گوتم بدھ کے اپنے اقوال کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ ماتری کے تمام اوصاف محمد ﷺ کے علاوہ کسی اور کے شایان شان نہیں۔ یہ ان گنت پیشین گوئیاں جس کریم شخصیت کے آنے کی بشارت دیتی ہیں وہ نبی کریم ﷺ ہی ہیں۔ بدھ مت کے لٹریچر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جو شکوک و شبہات اور ابہام بدھ مت میں دین من جانب اللہ ہونے کے حوالے سے پیدا ہوتے ہیں تو اس کی بڑی وجہ حوادث زمانہ کے نتیجے میں ہونے والی وہ تحریفات بھی ہو سکتی ہیں جن کے بارے میں گوتم بدھ نے خود نشاندہی کر ڈالی کہ بدھ کا دین مسخ ہو جائے گا۔

دی پولیٹیکل اکیڈمی آف سوشل سائنسز(The Political Academy of Social Sciences)
ویٹی کن سٹی میں ۲۰۰۶ء چھپنے والی اس کتاب کے آرٹیکل "دی ہیومن پرسن ان تیراوادہ بدھازم اینڈ اسلام " (The Human Person in Theravada Buddhism & Islam) میں ول فریڈو ولا کورٹا (Wilfrido V. Vilocorta) نے

بدھ مت میں انسان کے تصور کو زیر بحث لاتے ہوئے جہاں اسلام اور بدھ مت میں مماثلت اور تضاد کا ذکر کیا ہے وہاں ماتری یا میتیہ جیسی اہم شخصیت کا بھی ذکر ہے۔ البتہ نبی کریم ﷺ اور ماتری کے تقابل کے حوالے سے زیادہ کام نہیں ملتا۔

اس جرنلMahdi and Maitreya – Miroku Saviours in Islam and Buddhism.
(Journal) میں Shigeru Kamda کے لکھے آرٹیکل میں بدھ مت میں مذکور شخصیت ماتری اور حضرت امام مہدی کا تقابل کیا گیا ہے۔

یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ قادیانی حضرات بدھ مت میں مذکور اس اہم شخصیت ماتری کے حوالے سے کام کر رہے ہیں اور اس کا اطلاق مرزا قادیانی پر کرنے کی بھرپور کوششیں کرنے میں ان کی تنظیم انجمنِ احمدیہ پیش پیش ہے۔ اس ضمن میں ضروری ہے کہ وہ مسلم اسکالرز جو سیرت النبی ﷺ سے بھرپور طریقے سے آگاہ ہیں۔ اس کام بیڑا اٹھائیں اور بدھ مت میں موجود ماتری کے حوالے سے تمام پیشین گوئیوں کا جائزہ لے کر کام کریں تاکہ اسلام اور بدھ مت کے درمیان پیدا شدہ شکوک و شبہات کا نہ صرف ازالہ ہو سکے بلکہ ان دونوں مذاہب کے پیروکاروں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع مل سکے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بدھ مت کو صرف اس عینک سے دیکھنے کی بجائے کہ بدھ مت میں توحید کا تصور نہیں، خدا کے اس تصور جو بدھ کی کتابوں میں تحریف سے بچ گیا ہے اور آج بھی موجود ہے اس کا مطالعہ کیا جائے۔ اگر مخلصانہ کوششیں کی جائیں اور سامی اور غیر سامی مذاہب کی بحث سے نکل کر جو کام ہم کر چکے ہیں اس کا عمیق جائزہ لیا جائے تو اس امر کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

١ سورۃ الرعد ١٣: ٧

2 Davids, Thomas William Rhys, Pali English Dictionary, William Stede, Motilal Banarsidass Publications, Delhi, 1993, p.541

3 Loving-Kindness in Plain English: The Practice of Metta, Bhante Henepola Gunaratana, Henepola Gunaratana, Wisdom Publications, USA, 2017

4 . Davids, Thomas William Rhys, Pali English Dictionary, William Stede, Motilal Banarsidass Publications, Delhi, 1993, p.541

۵ سورۃ الانبیاء، ٢١: ١٠٧

6 Puranic Encyclopedia: a comprehensive dictionary with special reference to the epic and Puranic literature, Vettam Mani, Motilal Banarsidass, Delhi, 1975, p. 469.

7 Readings of the Lotus Sutra Columbia University Press, Stephen F. Teiser, Jacqueline I. Stone 7. USA-2009 - p 95

8 https://www.britannica.com/topic/bodhisattva

9 - Richard Gombrich, Theravada Buddhism: A Social History from Ancient Benares to Modern Colombo. Routledge and Kegan Paul, 1988, pages 83–85.

١٠ سورۃ المائدہ ۵: ٣

11 Asha Das Maitreya Buddha In Literature History And Art Punthi Pustak, 2003 - Buddhist literature -p 85

12 Rhys, Thomas William, Buddhism: Being a Sketch of the Life and Teachings of Gautama, the Buddha, Davids Society for Promoting Christian Knowledge, London, 1887, p.180

13 Richard Gombrich, Theravada Buddhism: A Social History from Ancient Benares to Modern Colombo. Routledge and Kegan Paul, 1988, pages 83–85.

14 Rhys, Thomas William, Buddhism: Being a Sketch of the Life and Teachings of Gautama, the Buddha, Davids Society for Promoting Christian Knowledge, London, 1887, p.180

15 . Anagatavamsa commentary, The Journal of Pali Text Society, 1886, pp. 33-36,

۱۶ دارمی، ابن عبدالصمد۔ ابو محمد، عبداللہ، مسند دارمی۔ حدیث نمبر ۹۰۲۳

17 Carus, Paul, The Gospel of Buddha, Pacific publishing Studio, US, 2011, Chapter:96 Metteyya XCVI, pp.107-120

18 Ibid

19 Walshe, Maurice, the Great Passing: The Buddha's Last Days. The Long Discourses of the Buddha; The translation of the Digha Nikaya, Wisdom Publications USA, 2012, Sutta 26 Cakkavatti-Sihanada, p.395

20 Harris, Elizabeth J., Collected Wheel, Wheel Publication Number 381/383, Buddhist Publication Society, Kandy Sri Lanka, 2013, p.122

21 Suyyuti, Jalaluddin, Khasis ul Kubra, Urdu translator: Abdul Ahad Qadiri, Mumtaz Academy, Lahore, Vol.1, pp.100-102

22 https://www.wisdomlib.org/definition/avalokiteshvara

23 Conze, Edwad, Buddhist scriptures, Penguin books, 1959, vol. 88, pp. 238-42

۲۴ القلم ۶۸ :۴

25 Kalupahana, David J. Ethics in Early Buddhism, Motilal Banarsidass, Delhi,2008, p.17

26 Kidwai, Abdur Raheem, Blessed Names and Characteristics of Prophet Muhammad, Kube Publishing Ltd,UK - 2015, p.106

27 Davids, T. W. Rhys, The Pali-English Dictionary, William Stede Asian Educational Services, 1905, p.74

۲۸ ۔ الاحزاب ۳۳: ۶۴

29 Alan Sponberg, Helen Hardacre, Maitreya, the Future Buddha, Cambridge University Press, UK,-1988 - p.58

30 Journal of the Royal Asiatic Society of Great Britain & Ireland, Volume 1, Cambridge University Press for the Royal Asiatic Society, 1865 - Asia., p.481

31 http://dsal.uchicago.edu/dictionaries/pali/, retrieved on 23-4-2017

۳۲ الاحزاب ۳۳: ۶۴

33 Yun, Hsing, Sutra of the Medicine Buddha: With an Introduction, Comments and Prayers, translator: Fo Guang shan, International translation centre, Buddha's Light Publishing, California USA, 2005, pp.26-27

34 Nguyen, Pram, Great Religious Myths of the Twenty-First Century: Dorrance Publishing, Pennsylvania, USA, 2009, p 19

35 Nguyen, Pram, Great Religious Myths of the Twenty-First Century: Dorrance Publishing, Pennsylvania, USA, 2009, p 19

36 T. W. Rhys Davids, William Stede, The Pali-English Dictionary, Asian Educational Services, 2004 - p.349

37 Walshe , Maurice Translation of the Long Discourses of the Digha Nikaya,, Wisdom Publications, Boston, USA, 2012, p.45

38 Yun, Hsing, Sutra of the Medicine Buddha: With an Introduction, Comments and Prayers, translator: Fo Guang shan, International translation centre, Buddha's Light Publishing, California USA, 2005, pp.26-27

39 Collins, Steven, Nirvana and Other Buddhist Felicities, Cambridge, University, Press, New york, USA, 1998, p.612

40 سنن ابن ماجہ۔ کتاب: کھانے سے متعلق احکام و مسائل۔ باب: الاقتصاد فی الاکل، حدیث نمبر: ۳۳۴۹

41 Anagatavamsa Desana: The Sermon of the Chronicle to be a translator: Udaya Meddegama, Motilal Banarsidass Publishers Delhi, 2010, P. 13

42 Anagatavamsa Desana the sermon of the chronicle to be, Translator: Udaya Meddegama, PP. 8-9

43 Al Quran 33:21

44 Samyutta Nikaya Connected Discourse on the Factors of Enlightenment, translator: Bhikkhu Bodhi, Wisdom Publications USA, 2000, p.1567

۴۵ اقبال، علامہ، شکوہ جواب شکوہ، لائن پبلشرز، اُردو بازار، کراچی، ص: ۷

46 Collins, Steven, Nirvana and Other Buddhist Felicities, Cambridge University Press, New York, USA, 1998, p.319

47 At- Tirmidhi, Abi Esa Muhammed bin eesaa bin Sorah, Shamaa-il Tirmidhi, English translator: Abdurrrahman Ebrahim ilmi Publications Johannesburgh South Africa, 1990, p. 79

48 Sunan Ibn Majah, Book on Nikkah, Bab: ma jaa fi fazal un nikah, Hadith: 1919

۴۹ آل عمران ۳: ۱۵۹

50 Bhikkhu Nanamoli, Bhikkhu Bodhi, Lily de Silva, Saya U Chit Tin, William Pruitt, Webu Sayadaw, S. Dhammika, Tan Acharn Kor Khao-suan-luang, Elizabeth J. Harris, Collected Wheel Publications Volume XXV: Numbers 377–393, Buddhist Publication Society, 2013.p. 124

51 Meddegama, Udaya, Anagatavamsa Desana the sermon of the chronicle to be, p.47

52 Richard D. McBride, Domesticating the Dharma: Buddhist Cults and the Hwam Synthesis in Silla Korea, University of Hawaii Press, Honolulu, 2008, p.103

53 Abhidhamapitaka, 606

54 https://www.britannica.com/place/Medina-Saudi-Arabia, retrieved on 12-3-2017 Padma is also mentioned as one of the five temples being favorite of Brahma.

55 Saya U Chit Tin, Saya,U. Pruit, William, The coming Buddha Ariya

56 Bible, New International Version, Book of Mathew, Chap.8, V.20 https://www.biblegateway.com/verse/en/Matthew%208%3A20, retrieved on 7-4-2017

57 Saya U Chit Tin, Collected Wheel Publications, No. 381/383 p 152.

58 Metteyya, Collected Wheel Publications, The Wheel Publication No. 381/383, Buddhist Pali Text Society, 2011, Kandy Sri Lanka, p.23.

۵۹

60 Sahih Bukhari vol 1book 3 Hadith 121

61 Nguyen, Pram, Great Religious Myths of the Twenty-First Century: Dorrance Publishing, Pennsylvania, USA, 2009, p 19

۶۲ الفتح ۴۸:۲۹

63 Saya U Chit Tin, Collected Wheel Publications Buddhist Publication Society, Kandy Sri Lanka, 2013, Volume XXV: Numbers 377-393 pp.131-132

64 Visions of Sukhavati: Shan-tao's Commentary on the Kuan wu-liang-shou-Fo ching, By Julian F. Pas, Shan-Tao-Ta-Shih, State University of New York Press, 1995, P.150

65 . Imam Muslim, Sahih Muslim: Abdul Hamid Siddiqui, Volume: The Book Giving Description of the Day of Judgement, Paradise and Hell (Kitab Sifat Al-Qiyamah wa'l Janna wa'n-Nar) 6724.

66 Saya U Chit Tin, Collected Wheel Publications Buddhist Publication Society, Kandy Sri Lanka, 2013, Volume XXV: Numbers 377-393 pp.131-132

67 Russell, Jeremy, The Eight Places of Buddhist Pilgrimage: Journal of Tushita Mahayana, Meditation Centre, 1981, retrieved on 13-4-2017

68 سورۃ الشعراء ۲۶:۲۱۴

69 Tsugunari Kubo,Yuyama, Numata, Lotus Sutra BDK English Tripitaka Series, Taisho, Centre for Buddhist Translation and research, California USA, 2007, Vol. 9, Chapter.3, number:262 pp.56-58

70 صحیح بخاری ۲/۷، ۳۴۷، ۲۰۷

۷۱ مبارکپوری، صفی الرحمان، الرحیق المختوم، المکتبۃ السلفیۃ، لاہور، پاکستان، ص ۵۵۱

72 Saya U Chit Tin, William Pruitt, The Coming Buddha Ariya Metteyya, Collected Wheel Publications. Buddhist Publication Society, Kandy Sri Lanka, p.130

۷۳ (جامع ترمذی، کتاب الجنائز۔ حدیث ۵۴)

74 Saya U Chit Tin, Collected Wheel Publications, pp.130-131

۷۵ صیح البخاری باب الرقاق۔ جنت اور جہنم کا بیان

76 Udaya Prasanta Maddegama, Anagatavamsa, Sermon of the Chronicle-to-be, Motilal Banarsidass Publ., 1993 - page 50

77 Glass, Marty, 2300 AD Buddha's Prophesy: The Tenth Avantar, Yuga: An Anatomy of Our Fate, Sophia Perennis, New York 2001 - p. 257

78 Meddegama, Udaya, Anagatavamsa Desana the sermon of the chronicle to be, p.47

79 Journal of the Pali Text Society, Volume 28, The Pali Text Society, Lancaster, 2006-

۸۰ صحیح البخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ امام کا نماز کی صحیح ادائیگی کے بیان میں خطاب اور قبلے کا بیان حدیث ٦٨

81 Meddegama, Udaya, Anagatavamsa Desana the sermon of the chronicle to be, p.47

82 Udaya Meddegama, Anagatavama Desana The Sermon of the Chronicle, p.06

83 A History of India, Volume 1, Romila Thapar, Thomas George Percival Spear, Penguin Books, 1990 - p72

84 Wilhelm Geiger, Mahavamsa: The Great Chronicle of Ceylon, Asian Educational Services, New Dehli, 2003, V. 189, p.42

85 Banarsidas, M krishnamachariar Motilal, History of Classical, Sanskrit Literature, Dehli, 1989, p.107

86 Siderits, Mark, Buddhism as Philosophy: An Introduction, Ashgate Publishing, Ltd., Ilinois, USA, 2007 p. 73

87 Dasa Bodhisattuppattikatha, p.40

88 D. C. Sircar,:Cosmography and Geography in Early Indian Literature, Indian Studies: Past & Present, 1967 -250 p 40

89 Trainor, Kevin, Buddhism: The Illustrated Guide, Oxford university press Duncan publishers Braid, USA, 2001, p.122

۹۰ سورۃالاسراء ۳۲:۱

91 Haldar, J. R., Early Buddhist Mythology, Manohar Book Service, New Delhi, 1977, p.3

92 Buddhaghosa, Visuddhimagga, The Path of Purification: Translator: Bhikku Nanamoli, Buddhist Publication Society, 1991, p.201

93 Davidson, Linda Kay, Pilgrimage: From the Ganges to Graceland; an Encyclopedia, David Martin Gitlitz, ABC CLIO.Inc California USA, 2002,Volume 1, p.417

94 Collins, Steven, Nirvana and Other Buddhist Felicities, Cambridge, University Press, New York, USA, 1998, p.319

95 At-Tirmidhi (1210); Ibn Maajah (2146); classed as saheeh by al-Albaani in Saheeh at-Targheeb (1785).

96 Dalai Lama Celebrating the Medicine Buddha - Crossroad.to https://www.crossroad.to/articles2/006/dalai.htm

97 Maitreya, Sublime Continuum, I, 27